خلافت لائبریری ربوہ

سوموار
5 مئی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 106 | سوموار - 15 ذوالحجہ - 1415ھ، 15 ہجرت 1374ہش، 15 مئی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے

یاد رکھو کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کرکے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خوش قسمت وہ شخص نہیں ہے جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلود زندگی سے نجات پاؤ۔ کیونکہ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے۔ اس واسطے نمازوں میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام کاموں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۸)

اعلان

○ امراء کرام۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ مئی "یوم قدرت ثانیہ" کی مناسبت سے مقامی طور پر پروگرامز کو کامیاب بنا کر احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور رپورٹ ارسال کریں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

نکاح

○ مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

عزیزہ منصورہ احمد (حال جرمنی) بنت مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب انجینئر جام شورو سندھ کا نکاح مکرم ندیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بسرا حال کراچی کے ساتھ مبلغ ۳۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم و محترم اظہر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۹۵-۴-۲۴ کو جام شورو حیدر آباد سندھ میں پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب ولد محترم میاں اللہ رکھا صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ، مورخہ ۱۷-اپریل ۹۵ء کو صبح آٹھ بجے اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے سے دارالیمن ربوہ میں انتقال فرماگئے۔ آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ اسی شب بعد نماز مغرب عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ مکرم کرنل ریٹائرڈ عبدالعزیز صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور اور مکرم عبدالحی صاحب جنہوں نے ۱۹۷۶ء میں کوئٹہ میں راہ خدا میں جان قربان کی، کے والد محترم تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب ولد محمد نبی صاحب گجراتی دارالصدر غربی ربوہ حرکت قلب بند ہونے سے ۱۱-۱۲ اپریل ۹۵ء کی رات کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۷۱ برس تھی۔ موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

معاشرہ کے سارے دکھوں سے ہم نے آزاد ہونا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض گھریلو جھگڑے ہیں جنہیں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض مرد اپنی عورتوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں پر بدظنی کرتے ہیں اور ان پر بیہودہ اور ناپاک الزام لگاتے ہیں اور اس میں کوئی شرم اور حیا محسوس نہیں کرتے اور کوئی خوف نہیں کھاتے کہ وہ اپنے معاشرہ کو کس طرح دکھ پہنچا رہے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں کے حقوق پر حقوق مارتے چلے جاتے ہیں۔ پھر جب چاہتے ہیں ایک ردی کپڑے کی طرح ان کو اٹھا کر باہر پھینک دیتے ہیں۔ وہ بچے پالتی ہیں۔ وہ سلائیاں کرتی ہیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ایسے مردوں میں انسانیت کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ انہوں نے کس آرام سے اپنے بوجھ عورت پر ڈالے اور اس کو تسکین کا ذریعہ بنایا اور جب ذمہ داریاں پیدا ہو گئیں تو ساری ذمہ داریاں بھی اس پر ڈال دیں۔ نو مہینے اس نے مصیبت سے اپنا خون دے کر، اپنی ہڈیاں دے کر، اپنا دماغ دے کر، اپنی ساری طاقتیں دے کر مرد کے بچے کی پرورش کی ہے اور جب وہ وجود میں آ جاتا ہے، جب اس کی ذمہ داریاں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں تو ایک آرام طلب مرد، آرام کی راہوں پر چلنے والا بڑے آرام سے اس کو کہتا ہے بہت اچھا اب میرا تمہارا گزارا مشکل ہے جاؤ بھاگ جاؤ گھر سے نکل جاؤ۔ بہت بھاری تعداد میں معاشرہ اس دکھ میں مبتلا ہے۔

اس کے برعکس بعض عورتیں ہیں جن کی زبانیں دراز ہوتی ہیں۔ جو گندی تربیت لے کر آئی ہوتی ہیں۔ اولاد کو نیکیوں سے محروم کرنے والی، ان کی بری باتوں کی پردہ پوشی کرنے والی۔ نیکیوں سے باز رکھنے والی ہیں۔ نہ خود نماز پڑھتی ہیں نہ نماز کی تعلیم دیتی ہیں۔ نہ پاکی ناپاکی کا خیال رکھتی ہیں۔ خاوند کی کوئی مدد نہیں کرتیں بلکہ اس کو نیکیوں سے محروم کرکے اس پر بوجھ بن جاتی ہیں اور خاوند ان کو گھسیٹے پھرتے ہیں۔ بعض ان کو گلے سے اتار بھی دیتے ہیں بعض نہیں اتارتے اور ان کی اولادیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

15- ہجرت ۱۳۷۴ ہش　　15 - مئی ۱۹۹۵ء

انگلستان میں مجوّزہ "بیت"

جماعت احمدیہ برطانیہ کے اخبار احمدیہ میں شائع ہونے والی بیوت کی تعمیر کے لئے پانچ ملین پاؤنڈ کی مالی تحریک کے اعلان کی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے اپنے ادارتی کالم میں شائع کرتے ہیں۔

لندن - ۲۴- فروری حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے آج بیت الفضل لندن میں خطبہ کے دوران دنیا بھر کی احمدی بیوت کی تعمیر اور بیوت کی وسعت کے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی میں نے توسیع بیوت کی مشنوں کی مہم چلائی ہے تو اللہ نے بے شمار فضل فرمائے ہیں۔ اور جماعت کے دعوت الی اللہ کے کاموں میں بہت برکت پڑی ہے۔ اس لئے یہ ایک عام تحریک ہے۔ کل عالم کی جماعتوں کے لئے کہ وہ بیوت کو تعمیر کرنے اور بیوت میں توسیع کرنے کی مہم شروع کر دیں۔ آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جہاں تک ممکن ہے خوبصورت اور دیدہ زیب بیت بنانی چاہئے۔ لیکن دنیاداری کے جھگڑوں میں پڑ کر ظاہری خوبصورتی اور قیمتی سامانوں کی فراہمی کا انتظار نہ کریں۔ جیسی بھی بیت ہے اسے اللہ کا ذکر برکت بخشتا ہے۔ وہ صاحب ایمان برکت بخشتے ہیں جو تقویٰ لے کر وہاں سجے سجائے پہنچتے ہیں۔ حضرت صاحب نے انگلستان میں ایک وسیع مرکزی بیت کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکزی جلسے مرکزی تقریبات جس میں عبادت کے لئے وسیع جگہوں کی ضرورت پڑتی ہے ان میں انگلستان کی ضرورت چھ سات ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ سردست آپ کے اندر یہ استطاعت ہے کہ چھ سات ہزار عبادت گذاروں کے لئے بیت تعمیر کر سکیں۔ لیکن ایسی بیت کی بنیاد ڈالنا ضروری ہے۔ جس میں یہ سہولتیں مہیا ہوں کہ آئندہ حسب ضرورت اور حسب توفیق اس کی توسیع ہوتی چلی جائے۔ اور بیت کے عمومی نقشے پر برا اثر نہ پڑے۔ اس لئے اپنی پلاننگ میں گنجائش رکھیں کہ آئندہ دس پندرہ ہزار کے لئے بھی وہ بیت بڑھائی جا سکتی ہو۔ تو بڑھائی جائے اور پھر بھی ٹھیک لگے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس پہلو سے یہاں کی مرکزی بیت کے لئے جو تخمینہ میں نے لگایا ہے۔ وہ پانچ ملین یعنی پچاس لاکھ پاؤنڈ کا ہے۔ حضرت صاحب نے مکرم امیر صاحب یو۔ کے کی طرف سے اس کے لئے دس ہزار پاؤنڈ کے وعدے کا اعلان فرمایا اور اپنی طرف سے اور اپنی بچیوں اور اپنے دامادوں۔ بچوں اور وفات یافتہ تعلق والوں کی طرف سے اس تحریک کے ۱۰۰ اویں کے برابر رقم یعنی پچاس ہزار پاؤنڈ کا وعدہ پیش فرمایا۔ اس تحریک کے لئے عرصہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ سال کا عرصہ میرے ذہن میں ہے۔ پانچ سال میں اللہ توفیق عطا فرمائے گا تو یہ رقم سارے وعدے لکھوانے والے پوری کر دیں۔ لیکن اگر یہ وعدے اتنے نہ ہوں تو پھر پانچ سال مزید بھی اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

بیت خاصی بڑی بنانی ہے
پاؤنڈ پچاس لاکھ ہیں درکار
ہم پہ اللہ کا کرم ہو گا
سب کے سب ہم بنیں گے حصہ دار

ابوالاقبال

بیٹھے ہوئے ہیں شادی و ماتم کے درمیاں
عالَم سے دُور بیٹھے ہیں عالَم کے درمیاں

جنّت کی آرزو ہے تو آتش میں کُود جا
جنّت ملے گی تجھ کو جہنّم کے درمیاں

تجھ کو غمِ معاش ہے مجھ کو غمِ جہاں
کتنا لطیف بُعد ہے غم غم کے درمیاں

جاری ہے آج بھی تو وہی پہلی کشمکش
ابلیس اور حضرتِ آدم کے درمیاں

آیا خدا بھی دَوڑ کے دوڑی جو ہاجرہ
کوہِ صفا و مَروَہ و زمزم کے درمیاں

حائل ہے تیرا پیار ترے پیار کی قسم
زخمِ دلِ فسردہ و مرہم کے درمیاں

کچھ بھی نہیں ہے فرق سِوا درد کے ظفؔر
قطراتِ اَشک و قطرۂ شبنم کے درمیاں

ظفر محمد ظفر

یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان۔

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار کا خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دارالضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

حضرت حافظ معین الدین صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے حافظ معین الدین صاحب کا مفصل تذکرہ رقم فرمایا ہے۔ حافظ صاحب کے انتقال پر بھی قریباً نصف صدی بیت چکی ہے اس لئے خاکسار کو مزید معلومات بہت کم حاصل ہوئی ہیں۔ غالباً آپ کی تصویر کبھی کھینچی نہ گئی ہوگی۔

محترم عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

حافظ صاحب قادیان ہی کے باشندے تھے اور بدو شباب سے ہی ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت حاصل ہوئی۔ حافظ صاحب کے ایک بھائی نانک شاہ کو ہماری جماعت کے بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے جو ایک مجذوبانہ حالت میں قادیان میں رہا کرتے تھے۔ اور باوجودیکہ حافظ صاحب نابینا تھے مگر اپنے بھائی کی غور و پرداخت کرتے تھے۔ اور دونوں وقت تلاش کر کے کھانا کھلاتے تھے۔ میں حافظ معین الدین کی زندگی کے واقعات کو لکھتے وقت صرف ان حالات کو لوں گا جو کسی ایک یا دوسرے پہلو سے ہمارے لئے سبق آموز ہیں۔

حافظ معین الدین صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے پرانے خادموں کے ساتھ بہت ہی محبت و خلوص تھا۔ اور باوجودیکہ وہ نابینا تھے مگر پھر بھی ایسے دوستوں کے پاس اکثر موقعہ ملنے پر ضرور جایا کرتے تھے۔ کپور تھلہ کے دوستوں اور صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب وغیرہ سے بہت محبت تھی۔ خود میرے حال پر ان کو بڑی توجہ تھی۔ اور بعض اوقات دو دو گھنٹہ تک بیٹھے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی باتیں سنایا کرتے تھے۔ جب حافظ صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت ملی۔ اس وقت ان کی عمر بہت چھوٹی تھی یعنی چودہ پندرہ برس کا سن تھا۔ حافظ صاحب نے بتایا کہ وہ نہایت سقیم حالت میں تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان کو اس حالت میں دیکھا۔ اور اپنے ساتھ بلا کر لے گئے۔ اور کھانا کھلایا اور پھر کہا کہ حافظ تو میرے اس رہا کر۔ حافظ صاحب کے لئے یہ دعوت غیر متوقع تھی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا خاندان چونکہ نہایت ممتاز اور پرشوکت خاندان تھا اور کسی کو ان کے سامنے کلام کرنے کی جرات بھی نہ ہوتی تھی حافظ صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی اس مہربانی اور شفقت کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور بڑی شکر گزاری سے آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ حافظ صاحب نے سمجھا کہ شاید مجھے کوئی کام کرنا پڑے۔ اس نے کہا کہ مرزا جی (اس وقت ایسا ہی طریق خطاب تھا) مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ حافظ! کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے (....) پڑھ لیا کریں گے۔ اور تو کلام الٰہی یاد کیا کر۔ دراصل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی غرض یہ تھی کہ (-) کے لئے ایک انتظام ہو جائے۔ اس سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس جوش عبادت کا بھی پتہ لگتا ہے جو (-) کا آپ کے دل میں تھا۔ حضرت حافظ صاحب کو کھانے پینے اور پہننے کی ضروریات سے بے فکری ہوئی اور حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی صحبت پاک میں رہنے کی عزت ملی۔ حافظ صاحب گویا (-) میں پہلے آدمی ہیں۔ اس کے قریب زمانہ ہی میں مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب جو قادیان میں اب ایک دوکاندار اور تاجر کی حیثیت سے رہتے ہیں حضرت صاحب کی خدمت میں داخل ہو گئے۔

حافظ صاحب بیان کرتے تھے کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے لئے جب کھانا آتا تھا تو آپ مجھ کو پہلے عطا فرماتے اور بعض اور لوگوں کو بھی تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح پر حافظ صاحب آپ کی صحبت میں رہتے۔ اور کبھی حافظ صاحب امام ہو جاتے اور کبھی حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) (-) پڑھاتے۔

حافظ معین الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ کو امام بنانے کے لئے کہا جاتا تو ہمیشہ ڈرتا اور جھجکتا مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے۔ حافظ ڈرا نہ کر۔ (دین حق) ایسا مذہب ہے کہ اس میں کوئی ذات پات اور چھوٹائی بڑائی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی لوگ بڑے ہوتے ہیں جو اللہ والے ہوتے ہیں اور سچے (-) ہوں۔ غرض حافظ جی دن بدن حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے مانوس ہوتے گئے اور حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی شفقت اور نوازش کی وجہ سے ان کے دل میں محبت اور جاں نثاری بڑھنے لگی۔ جہاں تک کہ جیسے جیسے ان کا علم اور شعور بڑھتا گیا اور معرفت میں ترقی ہوتی گئی یہ ایمان میں بھی ترقی کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہو گئے۔ میں ان باتوں کا تذکرہ نہ کروں گا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی سیرت سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ زیادہ تر ان امور کا ذکر کروں گا جو خود حافظ معین الدین صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں۔

صبر و قناعت حافظ معین الدین صاحب بہت بڑے صابر اور زاہد انسان تھے۔ ان کی ضروریات زندگی بہت ہی مختصر تھیں۔ سوال کرنے سے ہمیشہ ان کو نفرت تھی۔ اپنی حالت اور ضرورت کا اظہار بہت ہی کم کرتے تھے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ابتدائی زندگی میں یہ سبق ان کو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہی کی زندگی اور (-) سے ملا۔ وہ دیکھتے تھے کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کس طرح پر کم سے کم خرچ میں نہ صرف اپنا گزارہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں سے بھی سلوک کرتے ہیں۔ اس تعلیم نے حافظ صاحب میں جہاں ایک طرف قناعت اور صبر پیدا کر دیا تھا دوسری طرف دوسروں سے سلوک اور خبرگیری کی عادت بھی بدرجہ کمال پیدا کر دی تھی۔ ان ایام عسر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حافظ صاحب کو اکثر فرمایا حافظ! یہ تھوڑے دن ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ اور اس کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں آئیں گی۔ حافظ صاحب کہا کرتے تھے کہ ان باتوں کو سن کر میں کبھی تعجب نہیں کرتا تھا۔ البتہ یہ کہا کرتا تھا کہ مرزا جی جو فضل اور نعمت اب ملی ہے یہ کیا کم ہے۔ پھر جب بہت لوگ آجائیں گے تو میں کہاں رہوں گا۔ اس پر حضرت صاحب ان کو تسلی دیتے کہ حافظ! تو میرے پاس ہی رہے گا۔ غرض حافظ صاحب میں صبر اور قناعت بہت بڑی تھی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آگیا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خدا تعالیٰ کے (-) سے مشرف ہو کر دعویٰ کیا اور لوگ کثرت سے آنے لگے تو حافظ صاحب پھر بھی اسی مقام پر رہے جو ان کو پہلے سے حاصل تھا۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی شفقت اور محبت زیادہ ہی تھی۔ اور روزانہ حافظ صاحب کو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خود ان کے زہد و قناعت کے متعلق بارہا فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات حافظ معین الدین نے توت کے پتوں پر گزارہ کر لیا اور سوال نہیں کیا۔ اور ہمیشہ جب ان کا ذکر فرماتے تو نہایت محبت سے کرتے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۶- ستمبر ۱۹۶۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY SEPTEMBER 6, 1963

The TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

This is Christianity BY MAULVI N SAIFI PRICE 6D Ahmadiyya Bookshop 45, Idumagbo Avenue, P. O. Box 418, Lagos.

42 PRICE ONE PENNY

HAZRAT MIRZA BASHIR AHMAD PASSES AWAY

It is announced with great regret that Hazrat Mirza Bashir Ahmad, a son of the and younger brother of our present Supreme Head, Hazrat II, passed away on the evening of Monday the 2nd of September.

دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے

محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو۔ سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا (-) دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے۔ جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ——— محمد ارشاد خان

حضرت مولانا خورشید احمد شاد

حضرت مولوی خورشید احمد شاد کھیل کے میدان سے پویلین میں واپس لوٹ گئے وہ انسانی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑیوں میں سے تھے بطور صدر عمومی ربوہ ان کا کام فریقین میں صلح وصفائی ورنہ کرخت اور بے لاگ عدل وانصاف تھا ان کا فریضہ مرکز میں امن وامان کی نگہداشت اور مخالفت اور عناد کی آندھیوں میں اپنے آرام اور آزادی اور اپنے وجود کی قربانی راہ خدا میں پیش کرنا تھا لیکن ان کی روح کی جولانیوں کا اصل مقام حدیث تھا

مولوی فاضل کے امتحان میں ہندوستانی پنجاب میں اول آئے یہ ان کے نہایت قوی حافظے نہایت جزرس ذہانت اور نہایت بلند درجہ یادداشت کی دلیل تھی حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری نے انہیں اپنی دامادی کا اعزاز بخشا یہ ایک عقابی نگہ رکھنے والے عظیم استاد کی طرف سے اپنے شاگرد کی بے داغ جوانی اس کے زہد و تقویٰ اس کی پاکیزگی اور پارسائی اور عفت پاکدامنی کو سند فضیلت عطا کرنے کے مترادف تھ محترمہ امتہ اللہ خورشید صاحبہ (وفات یافتہ سابقہ مدیرہ ماہنامہ مصباح مولانا ابوالعطاء جالندھری کی بیٹی اور مولوی خورشید احمد صاحب شاد کی خوش بخت زوجہ تھیں' حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کی بے مثال نگاہ انتخاب نے انہیں ہندوستان بھر کے علمائے حدیث سے کسب فیض کے لئے چنا چنانچہ مولوی خورشید احمد صاحب شاد فقیروں کا بھیس بدل کر غالب کی طرح اہل کرم کا تماشا دیکھنے چل پڑے۔ میں نے ایک بار مولوی خورشید احمد صاحب شاد کی ان دنوں کی ظاہری اور باطنی کیفیتوں کا ذکر کرنے کے لئے اپنے دوہوں میں لکھا تھا کہ.

دیش کا راجہ چولا بدلے پریم کی بھکشا مانگے
دیکھ دوارے کون کھڑا ہے یوں جھولی پھیلائے

آپ کو ہر کہیں علماء اور اساتذہ اور مشائخ نے عمر بھر کے لئے اپنے پاس قیام کی دعوتیں دیں' لیکن وہ جیالا اور انتھک مسافر بڑھے چلو بڑھے چلو کے اصل الاصول کا پابند اور اس پر کاربند تھا واپس لوٹا تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے آفاقی اور کائناتی امور و معاملات میں جہاں مناسب سمجھا' انہیں منصب سونپے' سب سے اہم اور سب سے وقیع ذمہ داری آپ نے انہیں تبویب مسند احمد بن حنبل کی تفویض کی خدا تعالیٰ کا کرم ان پر اتنا بے کراں اور بے پایاں تھا کہ اس تاریخی اور بے مثال اور غیر معمولی ذمہ داری کو ادا کرنے میں سرخرو ہو گئے شاہد کے تحقیقی مقالے میں میں نے مسند احمد بن حنبل کی تبویب پر خصوصی توجہ کی' تو یہ حیرت ناک اتفاق یا الٰہی مصلحت یا کوئی غیبی حقیقت سامنے آئی کہ خود حضرت امام احمد بن حنبل سے لے کر مولوی خورشید احمد صاحب شاد تک جس کسی نے کسی بھی جگہ کسی بھی دور میں تبویب مسند احمد بن حنبل کی کوشش کی اس پہ قید و بند قتل و غارت زوال و اضمحلال کے دردناک ابتلا آئے مولوی خورشید احمد صاحب شاد بہت جلیل القدر عالم دین ہی نہیں تھے بہت حاذق نبض شناس اور عظیم المرتبہ طبیب بھی تھے کچھ عرصہ راولپنڈی میں طبابت فرمانے کے بعد بن جل کی مچھلی طرح تڑپتے ہوئے ربوہ لوٹ آئے ملک بھر سے دور دراز خطوں اور علاقوں سے مریض پروانہ وار علاج اور شفا کے لئے آتے تھے علم حدیث بحر ذخار کی طرح ان کی روح اور دل میں لبالب اور لہر در لہر بھرا ہوا تھا میں ایک روز تین چار سال قبل فیصل آباد سے حاضر ہوا عرض کیا مولوی صاحب "یہ دوڑو پکڑو جانے نہ پائے' مارو نہ" فضا میں کھو جائے گا آپ حضرت صاحب سے اجازت لے کر عمومی اور خصوصی صدارتوں کو ترک کر دیں تلامذہ کا ایک حلقہ منتخب فرمالیں اور علم حدیث کے یہ موتی ان میں بانٹ دیں یہ روشنی سلسلہ در سلسلہ آگے جانی چاہئے ہزاروں تشنہ سال' ہزاروں پیاسی صدیاں امیدوار راہ میں ہیں' کہنے لگے اس بار جلسے پر جاؤں گا حضرت سے اجازت مانگوں گا۔

قادیان جاتے ہوئے فالج کا پہلا حملہ ہو چکا تھا Progressive فالج میں چھوٹے چھوٹے حملے متواتر ہوتے رہتے ہیں میں ربوہ میں حاضر ہوتا تو دیوانوں کی طرح انہیں ڈھونڈنے نکلتا میں نے کہا مولوی صاحب! آپ چھپاتے ہیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ورنہ آپ باقاعدگی سے مطب میں بیٹھتے تھے میرے مرض کی اور اس کے علاج کی باتیں کر کے اپنی طرف سے توجہ ٹالنے کی کوشش فرماتے میں نے چار بار علاج بالماء کے قرآنی علاج ہونے کی بات کی خود اپنی ذات میں اس کی معجزاتی تاثیر کا ذکر کیا لیکن ٹال گئے بولے لمبا سلسلہ ہے انہوں نے ماں زندگانی کی دھمک روح کی وادیوں میں گونجتی ہوئی سن لی تھی وہ بڑی سرشاری کے عالم میں تھے۔

حدیث کے بیان میں
اتنی دلگداز روایات کے حامل تھے کہ
ان پر رشک آتا ہے وہ شمع علم اور شمع عشق تھے۔ مولوی صاحب کا جسد مبارک اب ابدالآباد تک بہشتی مقبرہ میں استراحت پذیر ہو گا اور ان کی روح ربِ عظیم کی اس وسیع و بسیط کائنات میں نیکی اور تقدیس کے تمام تر فرشتوں کے جلو میں پرواز کر رہی ہو گی۔

علوم حدیث میں حفظ و ضبط اور ثقاہت و عدالت اور جرح اور تعدیل میں مولوی صاحب کو ملکہ تامہ حاصل تھا حدیثوں میں صحیح و سقیم' قوی و ضعیف مشہور و منکر اور حسن و شاذ قسم کی حدیثوں کو پرکھنے میں ان کو کمال تھا۔ سمندر جب سویا ہوا ہوتا ہے تو گہرا سبز' ہرا سمندر ہوتا ہے بہت ڈونگھا اور گہرا ہوتا ہے لیکن جب کوئی اسے چھیڑتا ہے تو لہریں آسمان کی بلندیوں کو چھو کر لوٹتی ہیں مولوی صاحب حدیث کی بات فرمار ہے ہوں تو پھرا سمندر ہوں گے ورنہ ہرا گہرا سمندر تھے ان کی آواز ٹیپ ریکارڈز میں بہت ہو گی انہیں دھیما بولتے بھی سن لیجئے پیچھے سمندر کی آواز صاف سنائی دے گی۔

ربوہ میں برسات کی پہلی بارش شروع ہونے سے چار دن پہلے ۲۷ اساڑھ کو ہوئی تھی دوسری آج سے سات دن پہلے مولوی صاحب تابوت میں بند ہو کے واپس چلے تو ساڑھے دس بجے ایک سیاہ بدلی جنوب مشرق سے اٹھی خورشید فروزاں اس کے عقب میں چھپ گیا میں نے ایک نیم دیوانے بچے سے جسے ہمارے یہاں سب لوگ "ٹو ٹو" کہتے ہیں پوچھا ٹوٹو! سورج کہاں گیا؟ مجھے ٹیوب ویل پر نہاتے ہوئے دھوپ کی بھی ضرورت تھی اور سورج کے متعلق مجھے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ بادل کے پیچھے کہاں ہے ٹوٹو بولا "بجھ گیا" میں اسے شاعری کے ضمن میں اللہ کی طرف سے ایمائی انداز میں لے رہا تھا یہ تحریر لکھنے بیٹھا ہوں تو آخر میں ٹوٹو کی بات یاد آئی "بجھ گیا. بجھ گیا. بجھ گیا. ایک گونج مسلسل ایک چیخ مسلسل سورج بجھ گیا سورج بجھ گیا۔

پہلی بوچھاڑ کے بعد میں نے میت کی آمد کا وقت پوچھنے کے لئے صدر عمومی کے دفتر میں ٹیلیفون کیا وہاں برادرم ناصر احمد ظفر اطلاعات کے فرائض سرانجام دے رہے تھا ان کا گمان تھا بادل موسم کو خوشگوار کرنے کے لئے برسا ہے میں نے کہا بھائی! مجھے تو پتہ ہے ساری کہانی کا' بادل سمندر سے نجانے ایک سو سال پہلے اٹھے ہوں مولوی صاحب کی میت پر رونے کے لئے امر بیل سے آج امڈے آج برسے ہیں اور ابھی دیکھنا مولوی صاحب ربوہ آ گئے تو کیا حال ہوتا ہے اس وقت شام کے سوا چھ بجے ہیں میت چار بجے پہنچ چکی ہے اور آسمان ہے کہ اس جسد پر روئے چلا جا رہا ہے روئے چلا جا رہا ہے۔

مولوی صاحب کی خوبیوں اور محاسن کا ذکر ہوتا رہے گا وہ ایک سردار کی طرح سب عزیز و اقارب کو ہمراہ لے کر گھر سے نکلے تھے اہالیان ربوہ! آپ کا احسان کہ جو کچھ آپ کے بس میں ان کی دلداری اور تالیف قلب کے لئے تھا آپ نے اس سے گریز نہیں کیا ان کو اپنا اعتماد دیا اپنا صدر چنا اپنا صدر عمومی چنا تو پھر صدارت کا تاج ان کے سر سے نہیں چھینا ان کے دامن کو تار تار نہیں کیا ان کا مان نہیں توڑا۔

قائداعظم کے نظریہ سے انحراف

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو مذہبی پارٹیوں کے ایک اجلاس میں یہ اعلان کیا کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج کیا جائے گا۔ اس فیصلہ کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ تمام مذہبی سیاسی پارٹیوں نے جن میں جماعت اسلامی جمعیت العلماء اسلام۔ جمعیت العلماء پاکستان اور سپاہ صحابہ شامل ہیں' یہ اعلان کیا تھا کہ وہ سب قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی حمایت کرنے کے حق میں ہیں ۱۴۔ اکتوبر کو پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے۔ اس فیصلہ کے بعد وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار خان نیازی نے بڑے زور شور سے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ حکومت اس فیصلہ کو ہرگز بدلے گی نہیں کیونکہ اس کے بدلنے سے پاکستان قائم نہیں رہے گا۔ مولانا مذکور کے نزدیک اس فیصلہ کو بدلنے کا مطالبہ کرنے والے نظریہ پاکستان کے مخالف ہیں۔ ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ مولانا جس نظریہ پاکستان کا ذکر فرما رہے ہیں وہ علمائے کرام کا تصنیف کردہ نظریہ پاکستان ہو گا۔ قائداعظم کا دیا ہوا تو ہو نہیں سکتا۔

مذکورہ بالا مذہبی سیاسی جماعتیں مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ قادیانیوں (احمدیوں) کو چونکہ غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے لہٰذا ان کو قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے ذریعہ بھی غیر مسلم ہونے کا اقرار کرنے پر مجبور کیا جائے۔ حکومت کے اس فیصلہ کی سوائے مذہبی اور فرقہ وارانہ نفرتوں کو ہوا دینے والی چند فرقہ وارانہ سیاسی تنظیموں کے ملک کے طول و عرض میں تمام مسلم اور غیر مسلم تنظیموں اور روشن خیال طبقہ نے پر زور الفاظ میں مذمت کی ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ کو نظریہ پاکستان اور ملک کے موجودہ دستور اور بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ حکومت کے اس فیصلہ کی مذمت کرنے والے اور سیاسی بصیرت رکھنے والے بعض طبقوں نے جماعت احمدیہ کے سامنے ہونے والے معاندانہ سلوک پر بھی نہایت ہمدردانہ الفاظ میں اظہار خیال کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک مذکورہ بالا حکومتی فیصلہ کی ابتداء احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے ہوئی ہے۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج پر رائے زنی کرنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ واضح کر دیا جائے کہ اس قسم کے اقدامات سے جماعت احمدیہ کو نہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم آصف محمود باسط صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں۔

شعر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ شعر جس میں کوئی مقصدیت نہ ہو' دراصل شعر نہیں ہوتا۔ معترض کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہے تو یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ شعر حسن کے گرد گھومتا ہے اور جذبات کا ایک گلدستہ ہوتا ہے۔

میں نے اپنی بات کی وضاحت کے طور پر غالب کے ایک شعر کا حوالہ دیا تھا کہ۔

تُو اور آرائشِ خمِ کاکل
مَیں اور اندیشہ ہائے دُور دراز

اور یہ بھی گذارش کی تھی کی یہ شعر ہر دو حالت میں مکمل ہے۔ اگر اس کے ظاہری حسن کی تعریف و توصیف کریں تو بھی غلط نہیں ہو گا کہ اس شعر کو شعریت کے معیار پر پورا کہا جائے اور فلسفیانہ مطالب نکالنا مقصود ہوں تو بھی مایوسی نہیں ہو گی۔

اس حوالے سے جس شاعری کا ذکر کرنا مقصود تھا' اس کے لئے ایک اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ "نظریاتی شاعری" اس لحاظ سے میرے معترض دوست اپنی جگہ درست تھے کیونکہ ہمارے ہاں نظریاتی شاعری سے مراد اب یہ لی جاتی ہے کہ شعر میں نعرے لگائے جائیں۔ یہ کرو' یہ نہ کرو۔ ہمیں آزادی دو ہمارے لیڈر رہا کرو' وغیرہ۔ درحقیقت یہ نظریاتی شاعری نہیں۔ "نظریہ" سے مراد کسی بھی خیال کو بیان کرنا ہے۔ لہٰذا ہر وہ شعر جو کسی خیال کو بیان کرے نظریاتی شاعری کے زمرہ میں آئے گا۔

اب ایک یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے بظاہر کوئی مقصدیت کا پہلو نہیں نکلتا مگر وہ ہوتے بہت موثر ہیں۔ کیا وہ بے کار اور فضول ہیں؟

بلاشبہ بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر مقصدیت کا پہلو نہیں رکھتے مگر قاری کے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑتے ہیں اور بعض اوقات اس کی زندگی میں انقلاب لے آنے کا موجب بھی ہو جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے اشعار نظریاتی شاعری میں افضل ترین مقام رکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے اشعار کتھارسس (Catharsis) کے ذریعے قاری کو اپنے اثر کی لپیٹ میں لاتے ہیں۔ اگر ہم کتھارسس کی تفصیلی بحث میں الجھے تو ڈر ہے کہ اصل موضوع سے ہٹ جائیں گے۔ مختصراً یہ کہنا کافی ہو گا کہ کتھارسس ایک ذہنی اور روحانی عمل ہے جس کی تعریف یوں کر سکتے ہیں کہ "Like Curing The Like" یعنی آپ کسی ایسے دکھ کا حال دیکھیں یا سنیں جو آپ کے اپنے غم اور دکھ سے مشابہ ہو تو آپ اپنی اس دکھی کیفیت میں کسی حد تک پرسکون ہو سکتے ہیں۔ ایک بہت خوبصورت بات مشہور یونانی فلسفی افلاطون سے منسوب کی جاتی ہے جو میری اس بات کی تائید کرے گی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایک روتے ہوئے چھوٹے بچے کو جھولا جھلا کر خاموش کرایا اور سلایا جاتا ہے اور وہ پرسکون ہو کر سو بھی جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ یہ جسمانی ہلچل اس کو اس کی ذہنی اور روحانی ہلچل اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔

اب اگر ایسے اشعار کا ذکر ہو ہی رہا ہے تو ایک شعر مثال کے طور پر لیتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے کہ۔

بڑے وثوق سے دنیا فریب دیتی ہے
بڑے خلوص سے ہم اعتبار کرتے ہیں

بظاہر تو یہ شعر کوئی اخلاقی یا اصلاحی پیغام نہیں دے رہا مگر اپنے الفاظ اور ان میں پوشیدہ جذبات اس کو Like Curing The Like کی ایک مثال بنا رہے ہیں۔

پس میرے خیال میں تو ہر وہ شعر جو ہماری سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ نظریاتی نوعیت کا ہوتا ہے۔

ہمبرگ سے مکرم ڈاکٹر منیر الدین صاحب لکھتے ہیں۔

محترم نسیم سیفی صاحب مدیر "الفضل" ربوہ۔

محترم امری عبیدی صاحب پر مضمون نے میری یادوں کو تازہ کر دیا ہے۔ میں نے انہیں طالب علمی کے زمانے میں پہلی بار جامعہ احمدیہ میں دیکھا تھا' جو اس زمانے میں احمد نگر میں ہوتا تھا۔ عبیدی صاحب جامعۃ المبشرین' ربوہ میں الاجانب کی کلاس میں پڑھتے تھے اور اس روز شاید جامعہ احمدیہ کو دیکھنے کے لئے احمد نگر تشریف لائے تھے۔ ہماری کلاس کو اس وقت مولوی ظفر محمد ظفر صاحب عربی ادب پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے عبیدی صاحب کے بارہ میں ہمیں بتایا کہ وہ سواحیلی زبان کے شاعر اور اپنے ملک میں اس شہرت کے حامل تھے' جو ہمارے ہاں علامہ اقبال کو حاصل ہے۔ ظفر صاحب نے عبیدی صاحب کو اپنے پاس بٹھا لیا اور نظمیں سنانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ عبیدی صاحب نے پہلے سواحیلی میں نظمیں سنائیں' پھر ان کا ترجمہ کیا۔ پھر انہوں نے ظفر صاحب سے اپنی نظمیں سنانے کی درخواست کی۔ ظفر صاحب اردو اور عربی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے دونوں زبانوں میں اپنی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

اس کے بعد عبیدی صاحب کے ساتھ میری مٹھ بھیڑ قریب قریب ہر ہفتہ کہیں نہ کہیں ہو جایا کرتی

باقی صفحہ ۷ پر

Good and Bad

My "bad" is more than "good" my Lord,
I feel a sort of shame.
When I am dead and gone for ever,
Let people forget my name.

But if You like to keep my name
Then do destroy my "bad",
For, that's the only way my soul
Can be content and glad.

نیکیاں اور گناہ

میرے آقا!
میرے گناہ میری نیکیوں سے بہت زیادہ ہیں
اور اس بات پر میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں
جب میں مرجاؤں اور یہاں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے چلا جاؤں
تو ایسا کر کہ لوگ میرا نام تک بھلا دیں
لیکن اگر تو میرا نام زندہ رکھنا چاہے
تو میرے گناہوں کو تباہ و برباد کر دے
ختم کر دے
کیونکہ یہی ایک طریق ہے
جس سے میری روح اطمینان حاصل کر سکتی ہے
اور جس پر اسے مسرت میسر آ سکتی ہے

بقیہ صفحہ ۴

کبھی پہلے کوئی فکر دامن گیر ہوئی ہے نہ اب ہے۔ جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ واقف ہے کہ جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے اس کے خلاف مثل ماسبق کی جماعتوں کے ایسی مخالفتوں کے طوفان اٹھتے رہے ہیں اور وہ ان میں سے گزرتی ہوئی آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے یہاں تک کہ آج دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور دعوت الی اللہ اور خدمت خلق اللہ کے کاموں میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر مصروف ہے۔ لہٰذا ہم جماعت احمدیہ کے متعلق اس فیصلہ کی روشنی میں کوئی بات لکھنے سے قطع نظر کر کے ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے پاکستان کے طول و عرض میں اس فیصلہ کے متعلق ہونے والے رد عمل کا ذکر کریں گے'

مذکورہ بالا فیصلہ پر تشویش کا اظہار کرنے والوں میں پاکستان حقوق انسانی کے تحفظ کا کمیشن' کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کے ممبران' مسیحی انجمنوں کی مشترکہ کمیٹی' بشپ آف لاہور الیگزینڈر جان ملک اور پی پی پی کے لیڈران شامل ہیں۔

جن بنیادوں پر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کرنے کی مذمت کی گئی ہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

یہ اقدام قائد اعظم کے ارشادات سے کھلم کھلا انحراف ہے۔ یہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف ایک ایسا حربہ ہے جس کو قائد اعظم کی قیادت میں دفن کر دیا گیا تھا۔ آج جس طرح پینتالیس سال بعد اس مردے کو قبر سے نکال کر جان ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس سے پاکستان کی ترقی اور خوش حالی میں کانٹے بوئے جا رہے ہیں۔

یہ فیصلہ پاکستان کے شہریوں کے مختلف طبقات کے ساتھ برتاؤ میں تفریق' ایذا دہی اور دق کرنے کا راستہ کھولتا ہے اس لحاظ سے یہ فیصلہ بانی پاکستان قائد اعظم کے اس اعلان کی خلاف ورزی کرتا ہے جو انہوں نے قیام پاکستان سے قبل رائٹر کے نامہ نگار مسٹر ڈون کیمبل کو دیا تھا کہ "اس نئی قوم کے تمام افراد کے حقوق شہریت بلا امتیاز مذہب و نسل و عقیدہ مساوی ہوں گے۔"

اسی طرح ۱۱۔ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں نئی مملکت کے جو اصول قائد اعظم نے بیان فرمائے تھے۔ یہ اقدام ان کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ "تمہارا مذہب' تمہاری ذات" تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبار مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"

حقوق انسانی کے تحفظ کے پاکستانی کمیشن کی رائے میں اس اقدام سے فرقہ وارانہ نفرت کو فروغ ملے گا جس کا آخری نتیجہ یہ ہو گا کہ ملک میں مختلف طبقات کے درمیان علیحدگی کا جذبہ (Apartheid) جنم لے گا۔

حقوق انسانی کے تحفظ کے کمیشن کی رائے میں مجوزہ اقدام پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲۵ کے خلاف ہے۔ اس دفعہ کے تحت تمام پاکستانی شہریوں کو برابری کا درجہ دیا گیا ہے جو کسی تفریق کے بغیر ہے ملک کے طول و عرض میں جس طرح مجوزہ اقدام کی مذمت کی جا رہی ہے اس کے مد نظر ہم کو یقین ہے کہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کو واپس لیا جائے گا جمہوری ممالک میں قومی شناختی کارڈ صرف شہریت کا ثبوت فراہم کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں نہ کہ مذہبی تفرقہ کو ہوا دینے کے لئے اور وہ بھی ایسے ملک جو پہلے گروہ بندیوں کے نتیجہ میں گھرا ہونے کے باعث پریشان حالی اور طوائف الملوکی کا شکار ہو۔

(اداریہ "المصلح" یکم تا ۱۵۔ اکتوبر ۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد افضل ربانی

امام شافعیؒ بحیثیت شاعر

امام شافعی بطور فقیہ اتنے معروف ہیں کہ عالم اسلام کا ہر فرد' اس میدان میں ان کے تبحر علمی کا قائل ہے۔ ان کی فقاہت اور تفسیر و حدیث کی خدمات پر عربی' فارسی' اردو اور انگریزی میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن ان کی شاعرانہ حیثیت اور ادبی خدمات پر اردو میں کوئی جامع کام ہماری نظر سے نہیں گزرا زیر نظر مقالہ پر ہم نے فن شعر میں آپ کی حیثیت پر کلام کیا ہے۔

حسب و نسب آپ کا نام ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع تھا۔ آپ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔

پیدائش آپ کی جائے پیدائش کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے۔ راجح قول یہی ہے کہ آپ ۱۵۰ھ میں فلسطین کے مشہور شہر غزہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد مکہ معظمہ کے رہنے والے تھے۔ وہ غزہ چلے آئے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ دو سال بعد آپ کی والدہ آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں۔ آپ نے مکہ میں بحالت یتیمی اپنی والدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید یاد کر لیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک یاد کر لیا۔

دیہاتی زندگی کا اختیار آپ نے فصاحت و بلاغت حاصل کرنے کے لئے افصح العرب قبیلہ ہذیل میں رہنا اختیار فرمایا۔ کیونکہ بنو ہذیل ادب' شاعری' فصاحت اور خطابت میں بے حد معروف تھے۔ ان کے (بنو ہذیل) کے کلام کا ایک دیوان...... دیوان الھذلیین کے نام سے چھپ چکا ہے۔

امام شافعی بنو ہذیل کے ساتھ سترہ سال رہے۔ بغدادی کے بقول آپ نے بیس سال بنو ہذیل میں گزارے ان کے ہمراہ سفر کئے اور بادیہ پیمائی کی جس کی وجہ سے آپ کی زبان خالصۃً فصیح عربی میں رنگی گئی' عرب شعراء کا کلام' امثال' محاورات اور ایام العرب و انساب العرب آپ کو ازبر ہو گئے۔

فقہ اسلامی کی طرف توجہ بنو ہذیل میں سترہ سال گزارنے کے بعد جب آپ واپس مکہ معظمہ آئے تو آپ نے اہل مکہ میں اپنی ادبی و شاعرانہ قابلیت کی دھاک بٹھادی۔ آپ فرماتے ہیں ایک دن مجھے میرے خاندان کے ایک بزرگ نے فرمایا اے ابو عبداللہ میرے لئے یہ بات بہت گراں ہے کہ آپ میں اتنی فصاحت' بلاغت ادب اور سمجھ کے باوجود فقہ نہ ہو۔ اگر آپ فقہ بھی حاصل کر لیں تو آپ اپنے دور کے سردار بن سکتے ہیں۔ "میں نے عرض کیا" مجھے کیا کرنا چاہئے" انہوں نے فرمایا "مسلمانوں کے سردار مالک بن انس کے پاس چلے جاؤ"۔ یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں نے دوبارہ موطا یاد کرنا شروع کیا اور نو راتوں میں یاد کر لیا۔ پھر امام مالک کے ہاں مدینہ منورہ چلا گیا اور ان سے علوم حاصل کرنا شروع کئے۔ آپ امام مالک کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ امام مالک ۱۷۹ھ میں فوت ہو گئے۔ اس وقت امام شافعی کی عمر ۲۹ سال تھی اور فقہ میں درجہ سند رکھتے تھے۔

آپ کی ادبی زندگی چونکہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ عرب کے فصیح ترین قبیلہ بنو ہذیل میں گزارا تھا اس لئے آپ کی زبان میں فصاحت' سلاست طلاقت اور شعر گوئی کا ملکہ بدرجہ اتم پیدا ہو گیا علماء اسماء الرجال' مورخین اور نقاد نے آپ کی ادبی صلاحیتوں کو خوب سراہا ہے۔ زمخشری کہتے ہیں:۔

کہ آپ کلام عرب سمجھنے میں ماہر تھے اور ید طولیٰ رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ زمخشری نے امام شافعیؒ کی ادبی فضیلت پر بھی ایک کتاب بعنوان "شافی العی من کلام الشافعی" لکھی۔ (1)

"شافعی فصاحت اور ادب میں جاحظ سے کم نہیں تھے"

احمد حسن الزیات کہتے ہیں

کہ شافعی لغت' انساب اور اخبار میں حجت تھے۔ ادب اور لغت میں آپ کا یہ مقام کہ اصمعی جیسے لغوی نے آپ سے اشعار الھذلیین پڑھے۔

الاسنوی طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں

امرؤالقیس اور لبید جیسے (شعراء) کی طرح آپ (شافعیؒ) کا قول لغت میں حجت ہے۔ ابن حاجب اپنی معروف تصنیف "تصریف" میں امام شافعی کے قول کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

یاقوت لکھتے ہیں کہ شافعی کا کلام بطور دلیل لایا جاتا ہے۔

ابن خلکان کہتے ہیں۔

کہ امام شافعی بہت سارے علوم پر دسترس رکھتے تھے...... آپ کو کلام عرب لغت عربی زبان اور شعر پر مکمل گرفت تھی حتیٰ کہ اصمعی جیسے ماہر لغت نے بھی آپ سے الھذلیین پڑھے

بغدادی کہتے ہیں

کہ جو شخص سمجھتا ہو کہ وہ علم' فصاحت' معرفت استقلال اور مرتبہ میں امام شافعی کے برابر ہے وہ جھوٹا ہے۔

احمد امین کہتے ہیں کہ

"بنو ہذیل کے ساتھ قیام نے شافعیؒ میں لغت اور شعر کی معرفت پیدا کر دی"

فہم قرآن مجید سے متعلق آپ کا قول ہے کہ میں نے قرآن مجید کو یاد کیا تو ایسا کوئی حرف نہیں تھا جس کا معنی اور مطلب مجھے نہ آتا ہو۔

آپ بحیثیت شاعر قدرت نے امام شافعیؒ میں بہت ساری خصوصیات ودیعت فرمائی تھیں۔ آپ مفسر' محدث' فقیہ' لغوی اور بہت سارے دیگر علوم میں درجہ امامت پر فائز تھے۔ شعر گوئی اور شعر فہمی میں آپ کا مرتبہ طبقہ اولیٰ کے شعراء سے کم نہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

کہ اگر شعر گوئی علماء کے لئے معیوب نہ ہوتی تو آج میں لبید سے بڑا شاعر ہوتا۔ ماہرین فن شعر' علماء اسماء الرجال اور مورخین نے شعر گوئی اور شعر فہمی میں آپ کی قابلیت اور مہارت کو تسلیم کیا ہے۔

ابن رشیق لکھتے ہیں

کہ آپ (امام شافعی) فن شعر میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ مہارت رکھتے تھے۔

الاسنوی کہتے ہیں۔

کہ آپ کے اشعار بڑے اچھوتے ہیں۔

ابن خلکان کہتے ہیں۔

کہ امام شافعی نے بہت سارے اشعار کہے۔

احمد امین کے نزدیک اصمعی جیسے لغوی کا آپ سے اشعار الھذلیین' و اشعار الشنفری پڑھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ فن شعر میں ماہر تھے۔

اما شافعی کی شعر فہمی سے متعلق النویری نے "نہایتہ الادب" میں ایک واقعہ لکھا ہے..... امام شافعی کا اپنے چند رفقاء کے ساتھ ایک جگہ سے گزر ہوا۔ آپ نے ایک مغنیہ کی آواز سنی جو گا رہی تھی۔

آپ رک گئے۔ جب گیت ختم ہوا تو آپ نے اپنے رفقاء میں سے ابراہیم سے پوچھا "کیا آپ کو یہ گیت پسند آیا" انہوں نے جواب دیا "نہیں" آپ نے فرمایا "تمہارے اندر حس ہی نہیں ہے"

اس میں شک نہیں کہ امام شافعی نے جس طرح اپنی زندگی کا آغاز فصحاء عرب اور عظیم شعراء کے ساتھ رہنے سے کیا' اگر چاہتے تو اس دور کے عظیم ترین شعرا میں شمار ہوتے لیکن آپ نے اس فن کی بجائے ایک بلند اور اعلیٰ منزل کو اپنا مقصد بنایا تاہم آپ نے مختلف دینی و معاشرتی موضوعات پر شعر کہے ہیں۔ جو معیار اور فن کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں۔

آپ کا کلام ادب کی معروف کتب اور اسماء الرجال کے مصادر میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف فضلاء کی تعلیقات کے ساتھ کئی بار دیوان کی شکل میں بھی چھپ چکا ہے۔

آپ کے دور میں شاعری کے موضوعات امام شافعیؒ کا دور علمی اور فکری ترقی کا زریں عہد شمار ہوتا ہے۔ یہ تدوین علوم کا دور تھا۔ اس عہد میں دیگر علوم و فنون کی طرح فن شعر نے بھی خوب ترقی کی یہ فن اس دور میں ہر دل عزیز تھا اور اجتماعی زندگی پر اس کا گہرا اثر تھا۔

بنو امیہ کے دور میں شاعری میں دور جاہلیت کی تقلید جاری رہی۔ اس عہد کے شعراء دور جاہلیت کے شعراء کے طریق کو پیش نظر رکھتے تھے۔ مگر عباسی دور میں شعراء نے اس روایت (تشبیب' وقوف' اطلال' اور وصف ناقہ) کو توڑا اور اس فن میں جدید موضوعات کی راہ پیدا کی جو مذہبی' سیاسی معاشرتی اور تمدنی انقلاب پر مشتمل تھے۔ اس دور میں مدح' ہجو' وصف خمر اور غزل المذکر میں اضافہ ہی ہوا۔ بلکہ موخر الذکر (غزل المذکر) صنف تو ہے ہی عباسی دور کی پیداوار۔

موضوعات کے تغیر کے ساتھ ساتھ الفاظ اور اسلوب میں تغیر واقع ہوا۔ غریب اور نامانوس الفاظ کا استعمال متروک ہو گیا۔ البتہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے اس دور کی شاعری عجمی ثقافت سے بھی متاثر ہوئی۔

اس دور کے عظیم شعراء میر بشار بن برد (۹۵-۱۶۷ھ) ابو نواس (۱۴۵-۱۹۸ھ) ابو العتاھیہ (۱۳۰-۲۱۱ھ) ابو تمام (۱۹۲-۲۳۱ھ) البحتری (۲۰۶-۲۸۴ھ) ہیں۔

آپ کی شاعری مورخین و نقاد کی آراء اور امام شافعی کی شاعری (جو اس وقت ہمارے سامنے ہے) کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کو شاعری سے وابستگی تھی اور اس فن پر پوری گرفت تھی آپ کی شاعری آپ کے دور کے مروجہ اسلوب کی عکاسی کرتی ہے جس میں حلاوت بھی ہے اور ملاحت بھی۔ آپ کے اشعار میں جودت اور سلاست بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس میں مبالغہ' تعقید' لفظی و معنوی قطعاً نہیں۔ اپ کی شاعری فحاشی و سخیف الفاظ سے پاک ہے۔ آپ کا کلام نہایت سادہ ہے۔ جس میں غریب و نامانوس الفاظ قطعاً نہیں۔

(سہ ماہی فکر و نظر)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص لے کر رجوع کرے تو وہ غفور رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے یہ سمجھنا کہ کس کس گناہگار کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لا انتہا ہیں۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب کراچی والد محترم ملک مبشر احمد صاحب نگران خدام الاحمدیہ سندھ کا ایک بڑا اپریشن ۱۴- مئی ۱۹۹۵ء کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

گم شدہ بٹوا

○ ایک بٹوا ۹۵-۵-۱۰ کو بیت اقصیٰ میں کہیں گر گیا ہے۔ اس میں ضروری کاغذات تھے جس صاحب کو ملے محترم صدر صاحب عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ دفتر اطفال وقف جدید کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش کریں اور ۳۱- مئی تک سو فیصد وصولی مکمل کرکے مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ مرکز بھجوائیں۔

نام- ولدیت- مجلس- ضلع- وعدہ- وصولی

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ پاکستان)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۳۴ میں ظفر عمران ولد سید رشید احمد انیس قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر عمران مکان نمبر ۶۲ گلی نمبر ۱-G-8/2 اسلام آباد گواہ شد نمبر۱ محمد عبدالولی خان مکان نمبر B-۲۰۷ گلی نمبر ۳۳ F10/1 اسلام آباد گواہ شد نمبر۲ مرزا نصیر احمد وصیت نمبر ۲۶۲۰۴ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۳۰۰۳۵ میں ملک نعیم احمد ولد ملک ممتاز احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۳ ڈی اوکاڑہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۴۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک نعیم احمد ۶۳ ڈی بلاک اوکاڑہ شہر گواہ شد نمبر۱ ملک ممتاز احمد وصیت نمبر ۲۶۴۳۱ والد موصی گواہ شد نمبر۲ محمد حسن گل وصیت نمبر ۱۰۶۱۶۔

مسل نمبر ۳۰۰۳۶ میں ملک وسیم احمد ولد ملک ممتاز احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۳ ڈی اوکاڑہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک وسیم احمد ۶۳ ڈی بلاک اوکاڑہ شہر گواہ شد نمبر۱ ملک ممتاز احمد وصیت نمبر ۲۶۴۳۱ والد موصی گواہ شد نمبر۲ محمد حسن گل وصیت نمبر ۱۰۶۱۶۔

مسل نمبر ۳۰۰۳۷ میں عقیل احمد ولد چوہدری محمد اقبال قوم گجر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رلیو کے ضلع سیالکوٹ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۳۰۷ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عقیل احمد ساکن رلیو کے ڈاکخانہ بدو کے چیمہ ضلع سیالکوٹ حال طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ ناصر احمد بھلی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵ گواہ شد نمبر۲ حافظ احمد انور قریشی وصیت نمبر ۲۸۴۸۷۔

مسل نمبر ۳۰۰۳۸ میں رخشندہ اختر زوجہ ریاض احمد قمر قوم ڈھڈی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال ۶ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الیمن غربی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ۳ تولہ مالیتی ۔ ۱۴،۱۰۰ روپے اور حق مہر بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رخشندہ اختر جرمنی گواہ شد نمبر۱ ریاض احمد قمر وصیت نمبر ۲۳۵۸۴ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ صوفی نذیر احمد وصیت نمبر ۱۰۰۹۱ جرمنی۔

مسل نمبر ۳۰۰۳۹ میں اعجاز احمد ولد محمد خان صاحب قوم جٹ گنگ پیشہ کاروبار عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار ڈالر ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد ساکن کینیڈا گواہ شد نمبر۱ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷ گواہ شد نمبر۲ N.N Muhammad Salek وصیت نمبر ۲۳۸۶۶۔

بقیہ صفحہ ۱

پس معاشرہ کے یہ سارے دکھ ہیں جن سے ہم نے آزاد ہونا ہے۔ اور ایسے بہت سے دکھ خود ماؤں کی کوکھ میں جنم لے رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک مرد آپ دیکھیں جو سفاک ہے، جو سخت دل ہے، جو عورت پر زیادتی کرتا ہے، باز نہیں آتا بد کلامی سے کام لیتا ہے، بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا تو آپ کو اس کے پس منظر میں ایک بچہ نظر آ جانا چاہئے جس کی ماں اسے بگاڑ رہی ہوتی ہے۔ اس کی بہنوں کے مقابل پر اس بچہ کو معبود بنا رہی ہوتی ہے۔ بیٹے کی پرورش ناز و نعمت سے ہو رہی ہوتی ہے بیٹی کو خود ایسی ماں نظر انداز کر رہی ہوتی ہے چنانچہ بچپن میں وہ اپنے بیٹے کے دل میں سفاکی کے بیج ڈال رہی ہوتی ہے۔ ناجائز طریق پر اس کی پردہ پوشی کر رہی ہوتی ہے۔ اس کو سانڈ بنا دیتی ہے۔ وہ محلہ کے بچوں پر ظلم کر رہا ہوتا ہے اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ جب ہمسائی عورتیں شکایت کرتی ہیں تو کہتی ہے جہنم میں جاؤ میرا بچہ تو اسی طرح کرے گا اور میرا بچہ تو بالکل ٹھیک ہے وہ غلطی نہیں کر سکتا۔ غرض وہی دکھ ایک لعنت بن کر واپس عورت پر پڑتا ہے جو ماں کی کوکھ سے جنم لے رہا ہوتا ہے اور ایسے بچے جب جوان ہوتے ہیں تو سارے معاشرہ کو عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ معاشرہ کے لئے ایک مصیبت بن جاتے ہیں۔ عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ بچیوں پر ظلم کرتے ہیں۔ بہنوں پر پھر ان ماؤں پر ظلم کرتے ہیں جنہوں نے ان کو بچپن میں ظلم کی تعلیم دی ہوتی ہے۔

پس معاشرہ کی اصلاح کے لئے بڑی محنت کرنی پڑے گی اس لئے میں جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ ان برائیوں کو جڑوں سے نکال دیں۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۲-۱۱-۱۲)

بقیہ صفحہ ۵

تھی۔ ایک واقعہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ عبیدی صاحب کے بازو پر حادثۃً ابلتا ہوا پانی گر گیا تھا، جس کے نتیجہ میں بازو کے ایک حصہ کی جلد اتر گئی اور اس کے نیچے سے سرخ و سفید گوشت نکل آیا۔ جب ڈاکٹر صاحب کو فرسٹ ایڈ دینے کے لئے لایا گیا، تو عبیدی صاحب کو یہ جاننے کی بے چینی تھی کہ کیا ان کے بازو کی جلد دوبارہ کالی ہو جائے گی یا نہیں؟

عبیدی صاحب نے دن رات ایک کرکے پورے انہماک کے ساتھ اپنی تعلیم کو بے حد مختصر عرصہ میں مکمل کیا۔ ان جیسا انہماک میں نے صرف محترم عثمان چینی صاحب کے اندر دیکھا۔ مگر ان دونوں میں یہ فرق تھا کہ عثمان صاحب کو ایک ایک لفظ یاد کرنے پر بے حد محنت کرنی پڑتی تھی، جب کہ عبیدی صاحب کا حافظہ کسی اسفنج کی طرح تھا، جو ہر بات کو اپنے اندر سموتا چلا جاتا تھا۔

خاکسار نائیجیریا میں تھا تو والد محترم حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب نے مجھے تحریر فرمایا کہ امری عبیدی صاحب ان سے اردو پڑھتے ہیں اور بہت ذہین ہیں پھر خاکسار کی ان سے ملاقات نائیجیریا میں ہوئی اور میری درخواست پر آپ نے احمدیہ بیت لیگوس میں جمعہ بھی پڑھایا۔ "کاغذی ہے پیرہن" میں ان کا ذکر کر چکا ہوں۔

نسیم سیفی

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 14- مئی- 1995ء
گرمی کی شدت میں کوئی کمی نہیں آئی
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کے صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے خبردار کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان اور بھارت میں کسی بھی وقت جنگ کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا دونوں ملکوں کو سنجیدگی سے یہ مسئلہ حل کرنے پر توجہ دینی چاہئے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے امریکہ کی قومی مشاورتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں چرار شریف کی تباہی کو افسوس ناک قرار دیا اور کہا کہ کشمیر میں ہزاروں جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ یہ مسئلہ عوام کی خواہشات کے مطابق حل ہونا چاہئے۔

○ کشمیری رہنما شبیر شاہ نے کہا ہے کہ بھارت کو چرار شریف کی درگاہ کو نذر آتش کرنے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھارت سے انتقام لیں گے۔

○ وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ بھارت سے جنگ کا کوئی امکان نہیں۔ دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے کسی بھی بیرونی جارحیت کا جواب دے سکتے ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی غیر معمولی نقل و حرکت دیکھنے میں آئی ہے۔ کھوئی رٹہ میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک عورت شہید اور ۳۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ درگاہ چرار شریف کو نذر آتش کرنے پر مقبوضہ کشمیر میں دوسرے روز بھی مظاہرے ہوئے اور درجنوں عمارتیں اور مندر نذر آتش کر دیئے گئے۔ بھارتی فوج نے مظاہرین پر فائرنگ کی اور لاٹھی چارج کیا۔ ٦۔ کشمیری شہید ہوئے جبکہ ١١۔ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ فوج ابھی تک چرار شریف پر مکمل کنٹرول حاصل نہیں کر سکی۔ فوج نے مزید مکان نذر آتش کر دیئے۔ مجاہدین کے ٹھکانوں پر بھی گولہ باری جاری ہے۔ مجاہدین نے بھارتی فوج کے جیک فیڈ کیمپ کو تباہ کر دیا اور مختلف علاقوں میں فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔

○ برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ درگاہ چرار شریف کی شہادت بھارتی پروپیگنڈے کی ایک بڑی شکست ہے۔ اب واضح ہو گیا ہے کہ کشمیریوں کی بھارت سے نفرت بڑھ گئی ہے انٹرنیشنل ٹریبون نے اس واقعہ کو المیہ قرار دیا ہے۔

○ نئی دہلی میں کانگریس آئی کے ارکان نے پاکستان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے رکاوٹیں عبور کر کے پاکستانی ہائی کمیشن تک جانے کی کوشش کی۔ پاکستانی ہائی کمیشن کے نام ایک کھلے خط میں کہا گیا کہ اسلام آباد کے حکم پر درگاہ کو نذر آتش کیا گیا ہے۔ پاکستان اور وزیر اعظم کے خلاف نعرے بھی لگائے گئے۔

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیمہا راؤ نے اعتراف کیا ہے کہ وہ درگاہ چرار شریف کو بچانے میں ناکام رہے ہیں۔ وہ اپوزیشن کو قائل کرنے میں ناکام رہے۔

○ سانحہ چرار شریف کے باوجود بھارتی حکومت نے اصرار کیا ہے کہ وہ جولائی تک مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کرا دیں گے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ بھارت جنگ کی دھمکیاں دینے سے باز رہے انہوں نے کہا کہ ہم بھارتی وزیر راجیش پائلٹ کی دھمکیوں کو سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ ان کے غیر ذمہ دارانہ بیان نے علاقے کی سیاسی اور سلامتی کے ماحول کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے رکن بھارتی دھمکیوں کا نوٹس لیں۔

○ پاکستان بھر کے ٣٠٠ تاجر وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے لئے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ مذاکرات ١٦۔ مئی کو ہوں گے۔

○ بھارتی فوج کو شدید نقصان پہنچانے والا اور چرار شریف میں دو ماہ سے محصور میجر مست گل تمام محاصرے توڑ کر فرار ہو گیا۔ بھارتی فوج نے میجر مست گل کی گرفتاری پر ٥ لاکھ روپے انعام مقرر کیا تھا۔ بھارتی فوج نے ان کی گرفتاری کے لئے چرار شریف کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ پچھلے دو ماہ میں انہوں نے بھارتی فوج کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ وہ نہ صرف خود کامیابی سے فرار ہوئے بلکہ اپنے دیگر ساتھیوں کو بھی نکال کر لے گئے۔

○ سانحہ چرار شریف کے بعد لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کی غیر معمولی نقل و حرکت دیکھنے میں آئی ہے۔ آزاد کشمیر کے سرحدی علاقوں میں بھارتی خفیہ فوجوں کی کارروائیاں تیز ہو گئی ہیں۔ دھماکوں سے ایک پل اور کئی ٹرانسفارمر تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

○ قومی بجٹ کی متوقع آمد کے پیش نظر مارکیٹ میں اشیاء کی مصنوعی قلت پیدا کر دی گئی ہے اور قیمتوں میں ٣٠ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ چینی ١٣ سے بڑھ کر ١٥ روپے کلو ہو گئی ہے۔ سگریٹ کی قیمت بھی ایک سے تین روپے تک بڑھ گئی ہے۔

○ لاہور میں مذہبی جماعتوں کو اس وقت سخت دھچکا پہنچا جب قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے میں عمران خان اول رہے۔ جماعت اسلامی کے ایک اہم لیڈر کی بیٹی نے بغیر پوچھے ٥ کھالیں کینسر ہسپتال کو دے دیں۔ اہل لاہور نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں کھالیں عمران خان کے رضاکاروں کو دے کر انسانی بھلائی کے لئے ان کی مہم پر اعتماد کا اظہار کیا۔ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں کے لوگوں نے بھی کسی خاص مہم نہ ہونے کے باوجود شوکت خانم کینسر ہسپتال کے لئے کھالیں جمع کروائیں۔

○ کراچی میں کھالوں کے لئے جنگ کے کئی واقعات ہوئے۔ تشدد کے مختلف واقعات میں رینجرز کے اہلکار سمیت ١٣۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ مختلف تنظیموں کے اہلکار کھالوں پر جھپٹتے رہے کھالوں والی کئی گاڑیاں اغوا کر لی گئیں۔ کھالیں اکٹھی کرنے پر مختلف لسانی مذہبی تنظیموں کے درمیان جھڑپیں۔ حقیقی گروپ کا ایک کارکن ہلاک ہو گیا۔ مسلح افراد گھروں سے زبردستی کھالیں لے گئے۔ رینجرز کے ایک اہلکار اور دو پولیس والوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔

○ عید کے روز ڈاکوؤں نے لاہور میں لاکھوں روپے نقد اور ٣ گاڑیاں اڑا لیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو پیپلز پارٹی سے کچھ نہیں ملے گا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت بدامنی اور مہنگائی کے تحفے دیتی رہی ہے۔ اب اندرون سندھ ایک صحافی کو گرفتار کر کے صحافتی برادری کو بھی عید کا تحفہ دے دیا ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن کے شیڈول کا اعلان دس پندرہ روز میں کر دیا جائے گا۔

بلڈنگ برائے فروخت
گولبازار میں واقع ایک بلڈنگ فوری فروخت کرنا مطلوب ہے (رقبہ ١٥ مرلہ)
رابطہ
غلام احمد طاہر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر 211884

• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030، 424994

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض، پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد، جلن، سوزش، خارش اور بواسیری مسوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیوریٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

قدیمی • اولین • مشہور آفاق
مطب حمید
١٩١١ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254633